"اے ابوبکر حکومت اس کے لئے ہے جو اس سے بے رغبت ہو نہ کہ اس کے لئے جو اس پر ٹوٹا پڑتا ہو۔ اس کے لئے ہے جو اس سے بچنے کی کوشش کرے نہ کہ اس کے لئے جو اس پر جھپٹے۔ اس کے لئے ہے جس سے کہا جائے کہ یہ تیرا حق ہے نہ کہ اس کے لئے جو خود کہے کہ یہ میرا حق ہے۔"

(امارت کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق کے استفسار پر رسولؐ کا جواب)

جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو۔

کہا گیا یا رسول اللہ! امانت ضائع کرنا کسے کہتے ہیں؟

فرمایا! جب امر و حکومت اور سرداری نااہلوں کے سپرد کی جائے، تو قیامت کا انتظار کرو۔

بخاری۔ روایت ابوہریرہ (عبدالوحید اشرفی)

عورت، ثقافت، وزارت اور اقتدار

جو دین عورت کو مردوں سے بات چیت کرنے کی بھی بضرورت اجازت دیتا ہے پھر اس پر یہ پابندی بھی عائد کرتا ہے کہ وہ لوچدار اور بے تکلفی کا لب و لہجہ اختیار نہ کرے، اس کی آواز تو رہی ایک طرف، اس کے زیورات تک کی آواز، مردوں کے کانوں تک نہ پہنچے۔ وہ دین یہ بات کیونکر برداشت کرسکتا ہے کہ عورت ساق وسینہ کی عریانی کے ساتھ شوخ و شنگ اور بھڑکیلے لباس زیب تن کرکے مخلوط سوسائٹی میں ناز نخرے دکھائے اسٹیج کی زینت بن کر "ثقافت" کی آڑ میں عریاں یا نیم عریاں حالت میں رقص کرے اور جسم کے خدوخال کو اس طرح نمایاں کرے کہ مردوں کے دل و دماغ نار شہوت سے بھڑک اٹھیں۔ فحش اور مخرب اخلاق گیت گا کر لوگوں کے سفلی جذبات کو آگ لگا دے، شہوت انگیز ایکٹنگ سیکھ کر مخلوط سوسائٹی کے ڈراموں میں حصہ لے۔ لوگوں کے دل لبھانے والی "تربیت" پاکر ہوائی میزبان بنے، بدن کے تمام نشیب و فراز کو مہین اور باریک لباس کی سطح پر اجاگر کرکے "کلچرل پروگراموں" میں کسی کی بیوی بن کر اور کسی کی بیٹی بن کر، کسی کی محبوبہ بن کر اور کسی کی داشتہ بن کر نازفروشی کرے۔ آخر یہ "ثقافت" یہ "کلچر" اور یہ "تمدن" کس قرآن سے برآمد کیا جارہا ہے۔ خدا کی کتاب تو کسی ایسی بے حیا، ایمان سوز اور مخرب اخلاق ثقافت کی قطعاً روادار نہیں ہے۔ کسی کو اگر فرنگی تہذیب کی تقلید کرنی ہی ہے تو وہ شوق سے کرے۔ مگر اسے قرآن کا نام لے کر وہ چال چلن اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ جو مزاج اسلام اور روح قرآن سے قدم قدم پر ٹکراتے ہیں۔

اسلامی تعلیم کا یہ پیغام سامنے ہے اور موجودہ حالات میں عورت کو انتخابات، سیاست، اسمبلی، وزارت اقتدار کے بازار میں لاکر رسوا اور ذلیل کیا جائے نہ تو اسلامی تعلیم سے مطابقت رکھتا ہے نہ اخلاقی اقدار سے